۷۸۶

نمازِ جنازہ کے بعد دعا نہ مانگنے والوں

کے دلائل کے ڈھول

کا

پول کھل گیا

الناشر

مرکزی انجمن غلامانِ مصطفٰے داروغہ والا، لاہور

رابطہ کے لئے

احمد الدین توگیروی، مرکزی دار العلوم حزب الاحناف، گنج روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حامداً و مصلیا و مسلماً اما بعد چند روز بیشتر ایک پرچہ تقسیم ہوتا ہوا ملا کہ نماز جنازہ کے بعد ٹھہر کر دعا مانگنے والوں کے دلائل کا پول کھل گیا ہے جس میں سیاق و سباق سے قطع نظر کر کے عبارات پیش کر کے کمال بد دیانتی کا ثبوت دیا ہے جسے پڑھ کر ہر صاحب علم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ واقعی نماز جنازہ کے دعا نہ مانگنے والوں کے پاس ایک آیت یا حدیث نہیں صرف چند عبارات فقہاء سے گرتے کو تنکے کا سہارا، سے لیکر اپنی جہالت فراہم کی ہے کسی چیز کو حرام یا ناجائز و ممنوع کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے اباحت و جواز کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی السمٰوٰت والارض زمین و آسمان کی جملہ اشیاء تمہارے منافع کے لئے پیدا کی ہیں فی اصل الاشیاء الاباحۃ علم الثبوت ہر شی میں اصل اباحت و جواز ہے۔

دعا:۔ وَاذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون ترجمہ: اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں قریب ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب مجھ سے دعا مانگے تو چاہیئے کہ وہ دعا مانگنے والے میرے حکم کو قبول کریں اور میرے ساتھ ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں دعا کیلئے کوئی قید زمانی و مکانی نہیں بلا تخصیص ہر جگہ اور ہر وقت جائز ہے۔

سورہ مومن سورہ بقرہ سورہ حشر میں جو دعا مذکور ہے اس عموم ہے بلا تخصیص زمان و مکان اور اصول فقہ کے قانون المطلق یجری علی اطلاقہ کے مطابق فرض نماز ہو یا نفل کے اول ہو یا آخر صبح یا شام سب دعاؤں کو شامل کیا ہے لیکن اگر آپ میں ہمت ہے تو تخصیص کریں کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا ان میں شامل نہیں۔

راوی کو کذاب و دجال بنانے کی ناکام کوشش

اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء
ابوداؤد ج ۲ ص ۱۰۰ ابن ماجہ ص ۱۰۹

کے راوی محمد ابن اسحاق کو کذاب و دجال بنا کر اپنے خبث باطنی کا جو اظہار کیا ہے وہ بھی اہل دانش پر مخفی نہیں رہا ہے محدثین کے نام ذکر کرنے سے عوام ہی مرعوب ہو سکتے ہیں۔

آپ ذرا اپنی محولہ کتاب میزان الاعتدال میں محمد ابن اسحاق کا پورا ذکر پڑھ لیتے تو دجال وغیرہ نہ لکھتے آپ کے مذکورہ اقوال کے بعد یہ بھی لکھا ہوا ہے وقال احمد بن عبد اللہ العجلی ابن اسحاق ثقۃ کہ احمد بن عبد اللہ عجلی نے کہا ابن اسحاق ثقہ راوی نیز لکھتے ہیں اسی لئے امام محمد بن اسماعیل البخاری نے اپنی تالیف کتاب الضعفاء میں ابن اسحاق کا ذکر نہیں کیا۔

آخر میں مصنف میزان لکھتے ہیں فالذی یظہر لی ان ابن اسحاق حسن الحدیث صالح الحال صدوق۔ ترجمہ جو چیز مجھ پر عیاں ہوئی یہ کہ ابن اسحاق کی احادیث حسن صالح الحال صادق ہے جس حدیث میں منفرد ہو اس میں نکارۃ ہے کہ اسکے حافظے میں کچھ خلل تھا لیکن ثقہ ائمہ نے اس سے حجت پکڑی ہے امام مسلم قشیری نے پانچ احادیث اپنی جامع میں اس سے اخذ کی ہیں اس حدیث کو ابن حبان نے ذکر کر کے صحیح کہا اور امام بیہقی نے ذکر کر کے کہا کہ ابن اسحاق نے عن عن سے اسناد ذکر کیا ہے لیکن ابن حبان نے طریق دیگر سے سماع کی تصریح کر دی جس سے اس کی صحت ثابت ہو گئی نیل الاوطار ص ۱۰۵ ج ۲

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں سلیمان تیمی کی تکذیب حدیث کے علاوہ کسی اور وجہ سے ہو سکتی ہے ورنہ اس میں یہ اہلیت ہی نہیں کہ وہ کسی پہ جرح و تعدیل کر سکے

ابن حبان نے فرمایا کہ ائمہ ثقہ میں سے صرف دو حضرات ہیں جنہوں نے ابن اسحاق پر جرح کی ہے۔ ہشام اور امام مالک لیکن امام ہشام کا قول قابل جرح کی ہیں۔

کہ تابعین نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پردہ میں احادیث کا سماع کیا ہے ایسے ہی ابن اسحاق نے حضرت فاطمہ بنت منذر سے پردے میں احادیث کا سماع کیا ہے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا قول یہ صرف ایک بار فرمایا ہے بعد میں اس کی تحسین فرمائی۔ ابویعلی خلیلی نے فرمایا ابن اسحاق بہت بڑا عالم ہے۔ محمد بن نصر نے فرمایا۔ امام یحیٰی بن یحیٰی کے پاس ابن اسحاق کا ذکر ہوا تو انہوں نے اسے ثقہ کہا تہذیب التہذیب ببصت ۴۵،۴۶ ج ۹ امام ولی الدین ابو عبداللہ محمد عبداللہ الخطیب نے ابن اسحاق کے متعلق فرمایا سیر و مغازی۔ ایام الناس کے اخبار اور قصص انبیا کا عالم اور علم حدیث و قرآن اور فقہ کا فاضل تھا۔ اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ اذا صلیتم شرط فاخلصوا له الدعاء جزاء ہے اور اس پر حرف فاء جو تعقیب بلا تراخی کیلئے آتی ہے جس کا معنی ہوگا جب تم جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لئے خالص دعا کرو۔ نیز جو نماز جنازہ میں دعا پڑھی جاتی ہے وہ عام ہے کل احیاء (زندہ) و اموات کو شامل ہے نماز کے بعد خالص اسکے لئے دعا کی جاتی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی لمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں دعا بعد از جنازہ بھی شامل ہے۔

حدیث حضرت عبداللہ بن سلام :- پرچہ نگار نے تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اگرچہ اسے یہ بھی معلوم نہیں مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے کس کتاب میں یہ حدیث ذکر کی ہے اگر کسی ماں کے لال میں ہمت ہے تو اعلحضرت فاضل بریلوی کتاب الہادی الحاجب سے دکھائے اصل میں ان کی کتاب النہی عن الحاجز عن تکرار صلاۃ الجنائز میں مذکور ہے۔

عبداللہ بن عمر کی روایت :- پرچہ نگار نے یہ زحمت گوارا نہیں کی حضرت ابن عمر کی روایت بھی بیان کرتا جبکہ مبسوط کے اسی صفحہ میں مذکور ہے دراصل بات یہ ہے اگر انکی روایت ذکر کرتا ہے تو اسے ایک دوسری حدیث بھی ماننی پڑتی وہ پہلی حدیث ابن سلام سے انکار کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابن عباس اور ابن عمر کی حدیث علیحدہ ہے جس میں ہے فاتتها صلوٰۃ علی جنازۃ فلما حضر فما زاد علی الاستغفار له۔ ان سے ایک نماز رہ گیا جب حاضر ہوئے تو صرف استغفار ہی اس کے لئے کیا۔ ان دونوں احادیث کو امام ملک العلماء علاء الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی بدائع الصنائع ص ۵۸۷ جلد اول ذکر کیا ہے اب تین کتابیں ہوگئیں جن میں یہ احادیث مذکور ہیں اور انہوں نے بطور حجت و استدلال ذکر کیا ہے جس حدیث سے ائمہ فقہ حجت و استدلال کریں وہ حسن ہوتی ہے شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط حاکم شہید کی کتاب الکافی کی شرح کی ہے الکافی میں حاکم شہید نے امام محمد علیہ الرحمۃ کے ظاہر الروایہ مسائل ذکر کئے ہیں۔ فقہ حنفی میں تکرار نماز جنازہ جائز نہیں پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ مولانا عبدالحی لکھنوی ہدایہ اخیرین مقدمہ میں لکھتے ہیں ظاہر الروایات متواتر یا مشہور ہیں جیسے قرآن پر زیادتی بھی جائز ہے۔

ہمارا چیلنج ہے ان احادیث کو کسی ثقہ ماہر فن اسماء الرجال کے قول سے موضوع قرار دیں ورنہ ایسی بے تکی باتوں کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرنے سے توبہ کریں۔

تیسری حدیث : مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور کچھ اور صحابہ کرام آئے دوبارہ جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الصلوٰۃ علی الجنازہ لا تعاد ولکن ادع للمیت واستغفر لہ یعنی دوبارہ نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی۔ مگر اس میت کے لئے (جس پر ابھی نماز جنازہ پڑھی گئی) دعا و استغفار کرلو و ہذا نص فی الباب۔ اس بارے میں یہ صریح نص ہے۔ بدائع الصنائع جلد اول ص۳۱۱

چوتھی حدیث: عبد الجبار بن عمارۃ عبد اللہ بن ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ جب شام میں جنگ موتہ ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے آپ کے اور شام کے درمیان حجابات اٹھادئے گئے آپ نگاہ رسالت سے جنگ موتہ کو ملاحظہ فرمارہے تھے کہ فرمایا اب زید بن حارثہ نے ہاتھ میں علم ہے اب وہ شہید ہوگیا تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اس کے لئے دعاء کی پھر فرمایا اب جعفر بن ابی طالب کے ہاتھ میں جھنڈا ہے، تھوڑی دیر بعد فرمایا وہ بھی شہید ہوگیا اور اس پر نماز پڑھائی اور اس کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا اس کے لئے استغفار کرو فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا لہ ثم قال استغفروا لاخیکم فانہ شہید کتاب المغازی للواقدی ص۷۶۱-۷۶۲ جلد ۲۔

پانچویں حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ای الدعا اسمع قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوات المکتوبات کون سی دعا مستجاب ہے تو فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور ہر فرض نماز کے بعد صلوٰۃ مکتوبہ میں نماز جنازہ بھی شامل ہے۔

چھٹی حدیث: مصنف ابن شیبہ کتاب الجنائز مطبوعہ ۱۳۲۲ میں ہے حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ نے چار تکبیریں کہیں ثم مشی حتی اتاہ وقال اللھم عبدک وابن عبدک نزل بک الیوم فاغفرلہ ذنبہ ووسع مدخلہ فانا لا نعلم منہ الا خیراً وانت اعلم بہ۔ یعنی بعد از نماز جنازہ چل کر میت کے نزدیک ہوکر یہ دعا فرمائی۔

ساتویں حدیث: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع طویل میں ہے کہ فرشتے مومن قرآن کریم پڑھنے والے کی روح پر روحوں میں نماز جنازہ ادا کرتے ہیں ثم تستغفر لہ الی یوم یبعث پھر فرشتے اس کے لئے قیامت کے دن تک استغفار کرتے رہتے ہیں۔ شرح الصدور ص۵۲ بحوالہ بزاز۔

آٹھویں حدیث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا گیا تو لوگ چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے ان کے لئے دعاء و استغفار میں مشغول تھے میں بھی انہیں دعا کرنے والوں میں تھا کہ ناگاہ ایک شخص پیچھے سے میرے شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو علی مرتضی کرم اللہ وجہہ جنازہ شریفہ کی طرف مخاطب ہوکر بولے اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہیں چھوڑا جو مجھے آپ سے پیارا ہوکر میں اس کے عمل سے عمل کر کے خدا تعالے سے ملوں امید واثق ہے کہ اللہ تعالے آپ کو دونوں صاحبوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا بخاری ومسلم۔

اس سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بعد از نماز جنازہ دعا کرتے تھے۔

رہا پرچہ نگار نے جو کتب فقہ کے حوالے دئیے ہیں، لا یدعو بعد التسلیم۔ لا یقوم الرجل بالدعاء بعد صلوٰۃ الجنازۃ وغیرہا ان میں قیام انتصاب کے معنی میں ہے جس طرح قرآن حکیم یا اہل یثرب لا مقام لکم اور الحی القیوم دائم ثابت کے معنی ہے لا یدعو اور یکرہ سے مراد بھی دعا طویل ہے۔ لہذا کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر صفیں توڑ کر ناظر کو نماز کا شبہ نہ رہے بلاشک وشبہ جائز ہے۔ تاخیر امر آخر ہے بلا دعا بھی اگر کھڑے رہیں یونہی دیر کردیں تو یہ بھی ممنوع ہے جس طرح نماز جنازہ کے بعد تاخیر جائز نہیں یونہی پہلے بھی جائز نہیں جبکہ آپ کے علماء مثلاً سید ابوالاعلیٰ مودودی کو چھ دن بعد مولوی غلام اللہ کو تیسرے دن مفتی محمود کو کتنی دیر سے دفن کیا گیا یہ کونسی حدیث وتفسیر وآیت سے استدلال کر کے اتنی تاخیر سے دفن کیا گیا آپ کے علماء کے دفن میں بلا وجہ شرعی تاخیر جائز ہے دوسروں کے لئے مختصر دعا مانگنے سے کیوں روکا جاتا ہے۔ جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ثابت و مستحب ہے بالخصوص میت جو زیادہ قابل رحم ہے۔